124817-دوماہ کے مسلسل روزے رکھنے شروع کئے اور درمیان میں ماہ رمضان آگیا توکیا تسلسل ٹوٹ جائے گا؟

سوال

سوال :مجھے معلوم ہے کہ جس شخص نے رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے جماع کیا تواسکا کفارہ دوماہ کے روزے ، یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے ۔ ۔ ، توکیا دوماہ مسلسل ہونے چاہئیں ؟ اورایسی صورت میں کیا حکم ہے کہ اگر روزے شروع کرنے کے بعد ماہِ رمضان درمیان میں آجائے توکیا رمضان کے بعد جہاں سے روزے چھوڑے تھے وہیں سے دوبارہ شروع کئے جاسکتے ہیں ، یا نئے سرے سے مکمل روزے رکھنے ہونگے ؟ اور ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانے کی صورت میں کیا انہیں یکبار کھلانا ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

جو شخص رمضان میں دن کے وقت جماع کرلے تووہ گناہگار ہے ، اوراس پر کفارہ بھی لازم ہے ، جس میں ایک غلام آزاد کیا جائے گا ، اگر میسر نہ ہو تو دوماہ کے مسلسل روزے رکھے جائیں گے ، اوراگر اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ہوگا ، ایسے شخص کو روزوں کی استطاعت رکھنے کی صورت میں کھانا کھلانے کی اجازت نہیں ہے ۔

جماع کی وجہ سے کفارہ لازم ہونے پر صحیح بخاری (1936) کی حدیث دلیل ہے ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اورکہا : اللہ کے رسول ! "میں تباہ ہوگیا" ، آپ نے فرمایا : (تمہیں کیا ہوا ؟) اس نے کہا : "میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کرلیا ہے" ، توآپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (تمہارے پاس آزاد کرنے کیلیئے کوئی غلام ہے ؟) اس نے کہا : "نہیں" ، آپ نے فرمایا : (کیا دوماہ مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت رکھتے ہو ؟) اس نے کہا : "نہیں" ، توآپ نے فرمایا : (توکیا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاسکتے ہو ؟) ۔ ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ دوماہ کے روزے مسلسل ہونے چاہئیں ، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (کیا دوماہ مسلسل روزے رکھنے کی استطاعت رکھتے ہو ؟)

اورجو شخص روزے رکھنا شروع کردے ، اورپھر ماہ رمضان شروع ہوجائے ، تووہ رمضان میں روزے رکھے ، عید والے دن روزہ چھوڑ کر اسکے بعد دوماہ کے روزے مکمل کرلے ، ابتداء سے روزے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ؛ کیونکہ رمضان کے روزوں سے تسلسل میں انقطاع نہیں آئے گا ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جو شخص ظہار کے روزے ابتدائے شعبان سے شروع کرے ، تووہ عید کے دن روزہ نہ رکھے ، اوراسکے بعد باقی روزوں کی تکمیل کرے ، اسی طرح اگر کوئی شخص ذوالحجہ کی ابتداء سے روزے رکھنا شروع کرے تودرمیان میں قربانی کا دن اورایام تشریق [عیدالاضحی کے بقیہ دن] آنے سے روزوں کا تسلسل نہیں ٹوٹے گا ، بلکہ گذشتہ روزوں کی بنیاد پر دوماہ کے روزے مکمل کریگا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ : اگر ظہار کے روزوں کے دوران ایسے دن آجائیں جن میں کفارہ کے روزے نہیں رکھے جاسکتے ، مثال کے طور پر : ابتدائے شعبان سے روزے رکھے ، تودرمیان میں رمضان اورعید کا دن آئے گا ، یا پھر ابتدائے ذوالحجہ سے روزے رکھے توقربانی اورایام تشریق کے دن درمیان میں آئیں گے ، توان کے آنے سے تسلسل میں انقطاع نہیں آئے گا ، اورگذشتہ روزوں کی بنیاد پر بقیہ روزے مکمل کریگا" انتہی

"المغنی" (8/29)

دوم :

یکبار ساٹھ مساکین کو کھانا کھلانا ضروری نہیں ہے، اس لئے قسط وار مختلف اوقات میں ساٹھ مساکین کی تعداد مکمل ہونے تک کھانا کھلایا جا سکتا ہے۔

مزید وضاحت کیلئے سوال نمبر : (1672) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم.